حصّہ ۲ دوم

بحار الانوار

ملّا محمّد باقر مجلسی رحمۃ اللہ

ترجمہ

علامۂ عصر مفتی سیّد طیّب آغا الموسوی الحسینی الجزائری دام ظلہ

در حالات

امام حسین علیہ السلام

محفوظ بک ایجنسی
امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی ۵
فون: ۴۲۴۲۸۶

تاریخ اشاعت ______ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۸۱ء

بار ______ اوّل

ناشر ______ محفوظ بک ایجنسی

مطبع ______ سندھ آفسٹ پرنٹرز

قیمت ______ قسم اوّل

تصدیق صحت آیاتِ قرآنی

کتاب
بحار الانوار

میں نے کتاب ہذا میں آیاتِ قرآنی کو حرفاً حرفاً پورے غور و خوض سے دیکھا اور پڑھا ہے تصدیق کرتا ہوں کہ ان آیات میں کوئی کمی و بیشی اور کتابت میں کوئی غلطی نہیں ہے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حافظ محمد یسین
سند یافتہ
امام نائب جامع مسجد
ڈاکخانہ نمبر ۵ لیاقت آباد
کراچی

فہرست مطالب

اے دشمنِ خدا تو عثمان بن عفان کے حق میں کیا کہتا ہے۔ کہا: اے غلام بنی علاج، اے ابنِ مرجانہ تجھ کو عثمان سے کیا مطلب اس نے جو کچھ بھی کیا حق تعالیٰ اُس کے درمیان اور اُس کے قاتلین کے درمیان بعدل وراستی حکم کرے گا۔ مجھ سے اپنا اور اپنے باپ کا، یزید اور اس کے باپ کا حال پوچھ۔ ابنِ زیاد نے کہا واللہ میں تجھ سے کچھ نہ پوچھوں گا یہاں تک کہ تو چاشنیٔ مرگ چکھے۔ عبداللہ نے کہا: الحمد للہ رب العالمین میں حق تعالیٰ سے تیری ولادت کے قبل خواہاں تھا اور دعا کرتا تھا کہ بدترین خلق کے ہاتھ سے قتل ہوں۔ جب آنکھیں میری جاتی رہیں نا امید ہو گیا تھا، اور اب شکر کرتا ہوں کہ بعدِ نا امیدی جنابِ احدیت نے شہادت کی سعادت عنایت کی اور دعا میری مستجاب ہوئی۔ ابنِ زیاد نے قتل کا حکم دیا۔ آخر وہ مردِ صالح قتل کیا گیا اور بحکمِ ابنِ زیاد ان کا لاشہ ایک خرابہ میں دار پر لٹکا دیا گیا۔ شیخ مفید علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ جس وقت دلیاولان ابنِ زیاد نے عبداللہ بن عفیف کو دربار ہی میں گرفتار کر لیا تو انھوں نے اشرافِ ازد کو پکارا، سات سو آدمی ان کے قبیلہ کے جمع ہو کر چھڑا لے گئے۔ وقتِ شب عبداللہ کو ابنِ زیاد نے گھر سے پکڑوا کر ہلاک کیا اور زمینِ شورہ زار میں سولی دی۔

ابنِ نما نے روایت کی ہے کہ اس کے بعد ابنِ زیاد نے جندب بن عبداللہ ازدی کو جو مردِ پیر تھے طلب کیا اور کہا اے دشمنِ خدا تو اصحابِ ابو ترابؑ سے نہیں ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں میں ان کے اصحاب سے ہوں اور بہانہ نہیں کرتا۔ ابنِ زیاد نے کہا: میں تیرے خون سے تقربِ خدا چاہتا ہوں۔ انھوں نے کہا حق تعالیٰ تجھ کو تقرب و منزلت نہ دے گا اور اپنی رحمت سے دُور کرے گا۔ ابنِ زیاد نے کہا یہ مردِ معمر ہے اور اس کی عقل زائل ہو گئی ہے۔ پس ان کو چھوڑ دیا۔

شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سرِ مبارک امام علیہ السّلام بحکمِ ابنِ زیاد کوچہ و بازار میں پھرایا گیا۔ زید بن ارقم سے مروی ہے کہ جب سرِ انور نیزے پر میرے کوچہ سے گذرا، میں گھر کے غرفہ میں بیٹھا تھا جس وقت کہ مقابل میرے آیا میں نے سنا کہ یہ آیۂ کریمہ پڑھتا تھا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝ زید کہتے ہیں کہ خدا کی قسم یہ آواز سنکر میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور میں نے پکار کر کہا یا ابن رسول اللہ آپ کا سرِ انور قصۂ اصحابِ کہف سے عجیب تر ہے۔

سید علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ ابنِ زیاد نے خبرِ شہادت امام حسین علیہ السّلام اور آپ کے اہلبیت کرام کی یزید کو لکھ کر بھیجی، اور عمر بن سعید بن عاص کو بھی جو والیٔ مدینہ تھا مطلع کیا۔ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ابنِ زیاد نے سرِ مبارک امام علیہ السّلام یزیدِ پلید کے پاس بھیجا اور عبدالملک بن ابو الحارث سلمی کو حکم دیا کہ مدینۂ منورہ میں جا کر عمر بن سعید شقی کو بشارتِ قتلِ حسین (علیہ السّلام) دے۔ عبدالملک

سر حسین اور تلاوت قرآن

سورۂ الکہف آیت ۹

کہتا ہے، میں نے سوار ہو کر عزمِ مدینۂ منورہ کیا۔ جب مدینہ میں وارد ہوا تو ایک مردِ قریشی سے ملاقات ہوئی، اُس نے پوچھا کیا خبر لایا ہے، میں نے کہا خبر امیر کے پاس سُن لے گا۔ اُس نے کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ واللہ کہ حسین (علیہ السلام) قتل ہوئے۔ خلاصہ جب میں عمر بن سعید کے پاس پہنچا، اس نے کہا کیا خبر ہے؟ میں نے کہا ایک ایسی خبر ہے جو امیر کو خوش کرے حسینؑ قتل ہوئے۔ اس شقی نے کہا، مدینہ کے تمام محلّوں میں منادی کر۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ راوی کہتا ہے کہ اس قدر نالہ و بکا اور شیون و واویلا خانہ ہائے بنی ہاشم سے برپا ہوا کہ میں نے تمام عمر کبھی ایسا نالہ نہیں سنا تھا۔ پھر عمر بن سعید کے پاس آیا، اُس نے مجھ کو دیکھ کر تبسّم کیا اور اشعار عمرو بن معدیکرب پڑھے جن کا حاصل یہ ہے کہ ایک روز ہماری عورتیں گریہ وزاری کرتی تھیں اور ایک روز ہمارے اعداء کی عورتیں فریاد و بکا کرتی ہیں۔ اس کے بعد کہا: یہ رونا اور نوحہ نالہ قتلِ عثمان کے بدلہ میں ہے۔ جس روز کہ عثمان قتل کئے گئے تھے۔ ہم سب روتے تھے، آج حسینؑ کے قتل سے یہ سب روتے ہیں، اس کے بعد منبر پر جا کر لوگوں کو قتلِ امام حسین علیہ السّلام سے مطلع کیا اور دعائے خیر یزید کے لیے کی۔

صاحبِ مناقب لکھتے ہیں کہ عمر بن سعید نے خطبہ پڑھا کہ یہ سانحہ ایک اور سانحہ کے عوض میں واقع ہوا، اور یہ صدمہ ایک اور صدمہ کے مقابلہ میں رُونما ہوا اور بہت سی مصیبتیں دوسری مصیبتوں کے نتیجہ میں رونما ہوئی ہیں۔ اس میں حکمتِ الٰہی ہے۔ بخدا میں راضی تھا اس امر پر کہ سرِ حسینؑ بدنِ حسینؑ پر ہوتا اور روح اُن کے جسم میں ہوتی اور وہ ہم کو گالیاں دیتے اور ہم ان کی مدح کرتے اور ہم سے قطعِ رحم کرتے اور ہم ان سے وصلت کرتے جیسا کہ ان کی اور ہماری عادت تھی۔ اور جو امر کہ اُن کے لئے ہوا نہ ہوتا، لیکن کیا کریں جو شخص ہمارے اوپر تلوار کھینچے، اسے کیونکر دفع نہ کریں۔ یہ سنکر عبداللہ بن ثابت اٹھ کھڑا ہوا اور کہا اگر فاطمہ زہراؑ زندہ ہوتیں اور حسینؑ کا کٹا ہوا سر دیکھتیں فی اللہ گریہ وزاری کرتیں۔ عمر بن سعید ثقفی اس بات سے غصّہ میں آیا، کہنے لگا ہم کو تجھ سے زیادہ فاطمہؑ سے زیادہ خصوصیت ہے کیونکہ ان کا باپ ہمارا چچا ہے اور ان کا شوہر ہمارا بھائی ہے اور ان کا بیٹا ہمارا بیٹا ہے۔ اگر فاطمہ زہراؑ زندہ ہوتیں تو آنکھیں انکی گریاں اور دل ان کا بریاں ہوتا، مگر جس شخص نے ان کے بیٹے کو مارا ہے اور اپنے سے دفع کیا ہے اُس کو کچھ نہ کہتیں۔

شیخ مفید علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ عبداللہ بن جعفر طیّار کے پاس ان کا ایک غلام آزاد کردہ گیا اور خبرِ شہادت اُن کے دونوں فرزندوں کی بیان کی عبداللہ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ کہا اُس وقت ابو السلاسل غلام عبداللہ بن جعفر طیّار کا بولا کہ ہم کو حسینؑ سے یہی حاصل ہوا۔ عبداللہ نے

اپنی نعلین سے اس کو مارا اور کہا: اے پسرِ جاریۂ ناپاک تو نے حضرت امام حسین علیہ السّلام کے حق میں یہ کیا کلمہ کہا۔ بخدا اگر میں ہمراہ رکاب آنحضرت ہوتا ہرگز جدا نہ ہوتا، تا اینکہ جان اپنی فدا کرتا۔ موجب میری تسلّی کا یہ ہے کہ میرے فرزند با کمالِ صبر و شکیبائی میرے بھائی کی رفاقت میں شہید ہوئے۔ پھر اپنے اصحاب سے متوجہ ہو کر کہا قتلِ حسین علیہ السّلام مجھ پر بہت شاق اور گراں ہے، لیکن شکر خدا کا کہ اگرچہ میں ان کی خدمت سراپا سعادت سے دُور رہا لیکن میرے بیٹے رکابِ ظفر انتساب میں حضرتؑ کے ساتھ ظفریاب ہوئے۔ پس ام لقمان دخترِ عقیل، خبرِ شہادت امام حسین علیہ السّلام سنکر نوحہ و زاری کرتی ہوئی نکلیں اور ان کی بہن اُمِّ ہانی و اسماء و رملہ اور زینب ساتھ تھیں اور اپنے کشتگانِ کربلا پر روتی تھیں اور یہ شعر پڑھتی تھیں ؎

مَاذَا تَقُوْلُوْنَ اِنْ قَالَ النَّبِیُّ لَکُمْ ۔۔۔ مَاذَا فَعَلْتُمْ وَ اَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ

بِعِتْرَتِیْ وَ بِاَھْلِیْ بَعْدَ مُفْتَقَدِیْ ۔۔۔ مِنْھُمْ اُسَارٰی وَ قَتْلٰی ضُرِّجُوْا بِدَمِ

اے قوم ستمگر بروزِ محشر پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کو کیا جواب دوگے جس وقت وہ جناب تم سے خطاب کریں گے کہ میرے بعد تم نے میری عترت کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ ان میں سے بعض خاک و خون میں غلطیدہ اور بعض طوق و زنجیر میں اسیر ہوئے۔ اور وہ خیر خواہی اور نصیحت کو جو میں نے تمہارے لئے کی تھی اس کی جزا یہی ہے کہ تم نے میرے بعد میری عترت کے ساتھ یہ سلوک اور اعمالِ زشت کئے۔

جس دن عمر بن سعید نے منبر پر چڑھ کر خبرِ شہادت حضرت امام حسینؑ لوگوں نے بیان کی اُس کی شام کو اہلِ مدینہ نے ایک منادی کی آواز سنی جو نظر نہ آتا تھا۔ اَیُّھَا الْقَاتِلُوْنَ جَھْلًا حُسَیْنًا۔ اَبْشِرُوْا بِالْعَذَابِ وَالتَّنْکِیْلِ ٭ کُلُّ اَھْلِ السَّمَآءِ یَدْعُوْ عَلَیْکُمْ وَقَدْ لُعِنْتُمْ۔ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَ مُوْسٰی صَاحِبِ الْاِنْجِیْلِ ٭ اے لوگو! جنھوں نے نادانی سے حسینؑ کو قتل کیا حق تعالیٰ کے عذاب کی تم کو بشارت ہو۔ تمامی اہلِ آسمان تم کو نفرین کرتے ہیں اور تم بزبان حضرت داوٗدؑ و حضرتِ موسٰیؑ و عیسٰی علیہم السّلام ملعون ہوگئے۔

ابنِ نما سے مروی ہے کہ یزید نے محرز بن حریث بن مسعود کلبی کو جو بنی عدی بن حباب سے تھے، اور ایک مرد بہراوے کو یہ دونوں بزرگوار ملکِ شام سے تھے مدینۂ منوّرہ بھیجا تاکہ خبرِ شہادت امام حسین علیہ السّلام پہنچا دیں۔ جب یہ مدینہ پہنچے اور حضرت کی شہادت کا اعلان کیا یہ خبر سنکر ایک لڑکی دخترانِ عبدالمطلب سے جس کا نام زینب بنت عقیل تھا با حالِ تباہ سر کے بال پریشان کئے قاصدانِ یزید کے پاس روتی ہوئی آئی اور اشعارِ سابق اپنی زبان سے ادا کئے۔ اور شہر بن حوشب سے مروی ہے کہ اُس نے کہا میں حضرتِ اُمِّ سلمہؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک عورت نوحہ کرتی ہوئی داخل ہوئی کہ حسینؑ مقتول ہو

اُمِّ سلمہؓ نے کہا، حسینؑ کو قتل کیا، خدا ان ستمگاروں کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔

مؤلف علیہ الرحمہ نے تاریخ بلاذری سے نقل کیا جس وقت سرِ انور امام حسین علیہ السّلام مدینۂ منوّرہ میں بھیجا گیا تو ہر گھر سے نالہ و شیون کی فریاد سنی گئی۔ یہ سنکر مروان نے کہا، ان کے کٹے ہوئے سر نے ہماری حکومت کی بنیادیں مستحکم کر دیں۔ پھر اُس نے ایک چھڑی سے امام حسینؑ کے چہرۂ اقدس کے ساتھ بے ادبی کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھنا شروع کئے: ؎

یَا حَبَّذَا بَرْدُکَ فِی الْیَدَیْنِ ۔۔۔ وَ لَوْنُکَ الْاَحْمَرُ فِی الْخَدَّیْنِ

کَاَنَّہٗ بَاتَ وَ بِمَجْدَیْنِ ۔۔۔ شَفَیْتُ مِنْکَ النَّفْسَ یَا حُسَیْنُ

یعنی اے حسینؑ! تمہارے کٹے ہوئے سر کی ٹھنڈک ہاتھوں کو اور تمہارے رخسار کی سُرخ رنگت آنکھوں کو کتنی بھلی معلوم ہوتی ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم کو دین و دنیا کی عزت مل گئی۔ حسینؑ میرے دل میں تمہارے قتل سے ٹھنڈک پڑ گئی۔

نطری نے خصائص میں ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ایک آواز آسمان و زمین کے درمیان میں سنی گئی کہ ایک قائل کہتا تھا۔ اے آلِ محمدؐ کے فضائل جاننے والو! یہ پیغام لوگوں کو جلد پہنچا دو کہ اشرارِ بنی امیہ نے امام حسین فرزندِ رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو قتل کیا اور مشرق تا مغرب تمام خلائق اپنی زبان سے اُن کی مصیبت میں نوحہ گر ہیں۔

سیّد علیہ الرّحمہ نے فرمایا کہ جب ابنِ زیاد بدنہاد کا خط یزید پلید کے پاس پہنچا اور وہ اس کے مضمون سے مطلع ہوا تو جواب میں لکھا کہ سرِ شہدا مع اطفال و عورات کے اس سمت کو روانہ کرے۔ ابنِ زیاد نے محفر بن ثعلب عائذی کو طلب کیا اور سرِ شہدا اور مخدّراتِ عصمت کو اس کے سپرد کیا۔ وہ بدکردار اہلبیتِ اطہار اور دخترانِ سیّد ابرارؐ کو مثل اسیرانِ کفّار سر کوچہ و بازار پھراتا ہوا روانہ ہوا۔ مفید علیہ الرّحمہ نے لکھا ہے کہ ابنِ زیاد نے سرِ مبارک امامؑ اور دیگر شہدا زجر بن قیس کے ہمراہ جانبِ شام روانہ کئے اور اس کے ساتھ ابو بردہ بن عوف ازدی اور طارق بن ابو ظبیان کو کچھ اہلِ کوفہ کے ہمراہ یزید کے پاس دمشق روانہ کیا۔ صاحبِ مناقب نے ابنِ ابی قبیل سے روایت کی ہے کہ جب حضرت کا سرِ مبارک شام لے گئے، پہلی منزل پر پہنچ کر مشغولِ شراب ہوئے۔ ناگاہ ایک ہاتھ مع ایک قلمِ آہنی کے دیوار سے نمودار ہوا، اُس ہاتھ نے یہ چند سطریں خون سے لکھیں۔ ؎

اَتَرْجُوْ اُمَّۃٌ قَتَلَتْ حُسَیْنًا ۔۔۔ شَفَاعَۃَ جَدِّہٖ یَوْمَ الْحِسَابِ

یعنی جس اُمّتِ بدکردار نے حسینؑ کو قتل کیا وہ بروزِ حساب اُس کے جدِّ امجد محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ